علمائے اہلسنت

کی نظر میں یزید

امام المناظرین مفسرِ قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ





ادارۂ اشاعۃ العلوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ ط

جس کی اللہ اہانت کرے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

عُلمائے اہل سُنّت

کی نظر میں

یزید

ازقلم

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور (پاکستان)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

وَعَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

نام کتاب: علمائے اہلسنت کی نظر میں یزید

مصنف: امام المناظرین حضرت علامہ مولانا
صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی، قادری مجددی علیہ الرحمۃ

تعداد: دو ہزار

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ
مطابق جون ۲۰۱۳ء

شرفِ اشاعت: ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور

ہدیہ:

ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد صوفی صاحب والی وسن پورہ، لاہور

فہرست

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دینِ اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہٖ گستاخانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جغادریوں کی گستاخیوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دارد۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہلِ بیتِ اطہار علی جدھم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ کو براہِ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اوراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط

محمد اللہ دتا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہِ الْاَتْقِیَاءِ۔

اما بعد! دُنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یعنی دینِ حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہٰذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم کا انکار کرنا ہے۔ بانیٔ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ۔ [1]	میری امت کے تہتر گروہ ہوں گے سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنتی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم بسنتی" یعنی تم میری سنّت کو لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہلِ سنّت ہی تھے اور یہ ہی ایک

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۳۰ سطر ۱۶ مطبوعہ اصح مطابع کراچی

مذہب حق ہے باقی سب نوپید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَتِيْقِيْ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُحْسِنِيْ الْقَاضِيْ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُدَامَةَ الْجَزَرِيُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَهْلُ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔ [1]

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اہل بدعت اور اہل ہوا کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے اور اہل سنت وجماعت کے چہرے سفید ہوں گے۔

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین سندوں [2] سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد وہابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَ الْخَطِيْبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ

ابن ابی حاتم اور خطیب نے ابن عباس سے (یوم تبیض وجوہ) کی تفسیر نقل کیا

[1] تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۷ صہ ۳۷۹ سطر ۶ تا ۱۱ [2] دیکھئے تفسیر درمنثور جلد ۲ صہ ۶۳ سطر ۶ تا ۱۱

(يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ) وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ وَاَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ وَالدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا وَاَخْرَجَهُ اَيْضًا مَرْفُوْعًا اَبُوْ نَصْرِنِ السِّجْزِيُّ فِي الْاِبَانَةِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔ [1]

ہے کہ سفید چہرے اہل سنت و جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعتیوں اور گمراہوں کے ہوں گے اس حدیث کو خطیب اور دیلمی نے ابن عمر سے مرفوعاً بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح ابونصر سجزی نے ابانت میں ابوسعید سے بھی مرفوعاً نقل کیا ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کالا منہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت وجماعت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراط مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر علماء وارثین اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ دیدہ دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یزید

[1] تفسیر فتح القدیر جلد ۱ صہ ۳۷۱ سطر نمبر ۷ تا ۹

سُفیَانَ صَخرِ بنِ حَربِ بنِ اُمَیَّةَ بنِ عَبدِ شَمسٍ اَبُو خَالِدٍ وُلِدَ فِی خِلَافَةِ عُثمَانَ ۔ [1]

بیٹا معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ کنیت اس کی ابو خالد ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں پیدا ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

فَقَدْ اَبطَلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ وُلِدَ فِی العَهدِ النَّبَوِیِّ [2]

یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی ہے۔

لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع (من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ماکان وما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ اَبِی عُبَیدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّم

عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

---

[1] تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۱ سطر ۱۵ [2] لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ سطر ۱۷

لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمرُ اُمَّتِی قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰی یَکُونَ اَوَّلُ مَنْ یَثْلِمُهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِی اُمَیَّةَ یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ ۔ [1]

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہوگا، یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے والا پہلا شخص بنی اُمیہ سے ہوگا اور نام اس کا یزید ہوگا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر، لیکن سند اس حدیث شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ اَبُو یَعلٰی فِی مُسْنَدِہٖ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ مَکحُولٍ عَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [2]

محدث ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ مکحول کی ابوعبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔ [3]

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۱ سطر ۲۲، لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ تاریخ الخلفاء عربی لسیوطی رضی اللہ عنہ ص ۲۳۲ سطر ۱ [2] لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ [3] مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۱ سطر ۱

حدیث نمبر ۲

اَخْرَجَ الرُّوْیَانِیّ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ
اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ
مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ
اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ [1]

محدث رویانی نے اپنی مسند میں
ابو درداء سے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا
شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دو ارشادِ گرامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنّت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرماؤ۔

---

[1] تاریخ الخلفاء عربی للسیوطی صـ۱۴۳ سطر ۳ صواعق محرقہ لابن حجر المکی صـ۲۱۹ سطر ۹

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ یَعْلٰی حَدَّثَنَا
زُھَیْرُ بْنُ مَعْرَبٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ
دُکَیْنٍ ثَنَا کَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ سَمِعْتُ
اَبَا صَالِحٍ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ سَنَۃِ سِتِّیْنَ
وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَانِ [1]

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ
(ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچّوں
کی حکمرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستّین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ یوں دُعا فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ رَّأْسِ
السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَانِ۔

اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی
ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

فَاسْتَجَابَ اللّٰہُ فَتَوَفَّاہُ لَہٗ سَنَۃَ
تِسْعٍ وَّخَمْسِیْنَ وَکَانَتْ وَفَاتُہٗ

پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

---

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صـ۱۳۱ سطر ۱

مُعَاوِيَةَ وَوِلَايَةَ ابْنِهِ سَنَةَ سِتِّيْنَ فَعَلِمَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بِوِلَايَةِ يَزِيْدَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ مِنْهَا لِمَا عَلِمَهُ مِنْ قَبِيْحِ اَحْوَالِهِ بِوَاسِطَةِ اِعْلَامِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَالِكَ ۔[1]

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے کی حکومت سن ساٹھ میں ہوئی۔ پس ابوہریرہ نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ مانگی کیونکہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں بتادی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مذمت بھی ثابت ہوگئی اور ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہلِ مدینہ اور یزید

اَخْرَجَ الْوَاقِدِيُّ مِنْ طُرُقٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ حَتّٰى خِفْنَا اَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّ رَجُلًا يَنْكِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ

واقدی کئی سندوں سے اس روایت کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اسوقت تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوگیا کہ اگر ہم نے اس کی

[1] صواعق محرقہ ص۲۱۹ سطر ۱۶ تا ۱۹)

وَالْاَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ ۔[1]

بعیت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید امّہات اولاد اور بنات واخوات سے نکاح کرنیوالا شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکیّ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"۶۳ھ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہلِ مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرّار اِن سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد مکّہ میں جاکر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ کے باب طیبہ پر جنگ حرّہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیسے ہوا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔ بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔"[2]

حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی سُنیں۔ فرماتے ہیں:۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ اَنَّ

سائب بن خلاد کہتے ہیں کہ رسول اللہ

[1] تاریخ الخلفاء للسیوطی ص۱۴۲ سطر ۱۴ تا ۱۶ [2] تاریخ الخلفاء، اردو ص۲۴۲ صواعق محرقہ عربی ص۲۱۹ تاریخ الخلفاء عربی ص۱۴۲ سطر ۷ تا ۱۱

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ظُلْمًا اَخَافَهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔[1]

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہلِ مدینہ کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

امام کبیر ابنِ جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابنِ جریر طبری بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ الطَّبَرِيُّ الْاِمَامُ الْجَلِيْلُ الْمُفَسِّرُ اَبُوْجَعْفَرٍ ..... اَقْذَعَ اَحْمَدُ بْنُ

محمد بیٹے جریر بیٹے یزید طبری کے جلیل القدر امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوجعفر ہے آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

[1] مسند احمد شریف جلد ۴ صہ ۵۵ سطر ۲۵

عَلِيٍّ السُّلَيْمَانِيُّ الْحَافِظُ فَقَالَ كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ كَذَا قَالَ السُّلَيْمَانِيُّ وَهٰذَا رَجْمٌ بِالظَّنِّ الْكَاذِبِ بَلْ اِبْنُ جَرِيْرٍ مِنْ كِبَارِ اَئِمَّةِ الْاِسْلَامِ۔[1]

سلیمانی نے بدکلامی کی ہے۔ کہا ہے کہ ابنِ جریر رفیقوں کے لیے جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا ہی سلیمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا ظن ہے بلکہ ابنِ جریر اسلام کے اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

حافظ ابنِ کثیر لکھتے ہیں:

كَانَ مِنْ اَكَابِرِ اَئِمَّةِ الْعُلَمَاءِ وَيُحْكَمُ بِقَوْلِهٖ وَيُرْجَعُ اِلٰى مَعْرِفَتِهٖ وَفَضْلِهٖ۔[2]

ابن جریر علماء کے بڑے بڑے اماموں میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

یہ ہی حافظ ابنِ کثیر لکھتے ہیں:

دُفِنَ فِيْ دَارِهٖ لِاَنَّ بَعْضَ الْحَنَابِلَةِ وَرِعَاعَهُمْ مَنَعُوْا مِنْ دَفْنِهٖ نَهَارًا وَنَسَبُوْهُ اِلَى الرَّفْضِ وَالْجَهَلَةُ مِنْ رُمَاهُ

آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ حنبلیوں میں سے بعض عوام ذلیل اور کمینوں نے آپ کو دن میں دفن نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

[1] لسان المیزان جلد ۵ صہ ۱۰۰ سطر ۸ تا ۱۸ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صہ ۱۴۵ سطر ۲۲

بِالْإِلْحَادِ وَحَاشَاهُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ۔ [1]	کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ کو ملحد بھی کہا ہے آپ ان تمام بہتانوں سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ الطَّبَرِيُّ الْإِمَامُ الْجَلِيْلُ الْمُفَسِّرُ أَبُوْ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ الصَّادِقُ [2]	محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام جلیل مفسر ابوجعفر ثقہ اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر روایات لوط بن یحییٰ ابومخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابومخنف کو ائمہ جرح وتعدیل نے کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف یعنی دارقطنی کہتے ہیں کہ ابومخنف ضعیف ہے [3]

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطنی ضعیف وقال یحییٰ بن معین لیس بثقۃ یعنی دارقطنی کہتے ہیں

[1] البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶ سطر ۲۴ [2] میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۸ [3] میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۲

کہ ابومخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابومخنف پختہ راوی نہیں [1]

حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

أَكْثَرُهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِيْ مِخْنَفٍ لُوْطِ بْنِ يَحْيٰى وَقَدْ كَانَ شِيْعِيًّا وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ وَلٰكِنَّهُ أَخْبَارِيٌّ حَافِظٌ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ مَا لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِهِ ۔ [2]	امام حسین کی شہادت کی روایات اکثر ابومخنف سے ہیں اور وہ شیعہ تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور کو نہیں۔

ابومخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلّم ہے کہ ضعیف راوی کی روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل واعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحلبی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا يَخْفٰى أَنَّ السِّيَرَ تَجْمَعُ الصَّحِيْحَ وَالسَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْبَلَاغَ وَالْمُرْسَلَ وَالْمُنْقَطِعَ وَالْمُعْضَلَ دُوْنَ	یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ، مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم کی احادیث مقبول ہیں سوائے

[1] لسان المیزان جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ سطر ۴

اَلْمَوْضُوْعِ [1]

موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابومخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابُوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیّدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امامِ عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْبَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اَتَنْكُتُ بِقَضِيْبِكَ فِيْ ثَغْرِ الْحُسَيْنِ اَمَا لَقَدْ اَخَذَ قَضِيْبُكَ مِنْ ثَغْرِهٖ مَاْخَذَ الوبما رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْشُفُهٗ اَمَا اِنَّكَ يَا يَزِيْدُ تَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَابْنُ زِيَادٍ شَفِيْعُكَ وَ يَجِيْئُ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفِيْعُهٗ۔

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس کا نام ابوبرزہ تھا کہنے لگا تو اپنی چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔ تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر لگ رہی ہے کہ میں نے بارہا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس جگہ کو چوما کرتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز جب بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو گا تیرا حامی صرف ابن زیاد ہو گا اور یہ حسین جب میدان قیامت میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفےٰ

[1] سیرۃ حلبیہ جلد ۱ ص۳ سطر ۱۸

سلم شفیعہ [1]

صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنّت و جماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِيْ پر صرف اور صرف اہل سنّت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ عَنْ طَاعَتِهٖ وَخَلَعُوْهُ وَوَلَّوْا عَلَيْهِمْ اِبْنَ مُطِيْعٍ وَابْنَ حَنْظَلَةَ لَمْ يَذْكُرُوْا عَنْهُ وَهُمْ اَشَدُّ النَّاسِ عَدَاوَةً لَّهٗ اِلَّا مَا ذَكَرُوْهُ عَنْهُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَاِتْيَانِهٖ بَعْضَ الْقَاذُوْرَاتِ لَمْ يَتَّهِمُوْهُ بِزَنْدَقَةٍ كَمَا يَقْذِفُهٗ بَعْضُ الرَّوَافِضِ بَلْ قَدْ كَانَ فَاسِقًا [2]

جب اہل مدینہ یزید کی بعیت توڑ کر اطاعت سے نکل گئے اور اپنے اوپر ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر کرلیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

[1] تاریخ طبری جلد ۵ ص۴۶۵ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ ص۱۹۲ [2] البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص۲۳۲ سطر ۱۶ تا ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سُنّی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں :-

يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ الْأُمَوِيُّ رَوٰى عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْهُ اِبْنُهٗ خَالِدٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔ مَقْدُوْحٌ فِيْ عَدَالَتِهٖ وَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُّرْوٰى عَنْهُ [1]

یزید بیٹا معاویہ کا وہ بیٹے ابی سفیان کے یزید اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا خالد اور عبد الملک بن مروان روایت کرتے ہیں۔ یزید معیوب النسان ہے اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردُود۔

یہ ہی حافظ ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ أَحَدُ الثِّقَاتِ ثَنَا نَوْفَلُ بْنُ أَبِيْ عَقْرَبَ ثِقَةٌ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

یحیٰی بن عبد الملک بن ابی عتبہ جو کہ راوی پختہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا نوفل بن ابی عقرب نے" وہ بھی راوی پختہ ہے" کہ میں عمر بن عبد العزیز

[1] لسان المیزان جلد ۶ صہ ۲۹۳

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ فَقَالَ عُمَرُ تَقُوْلُ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ وَأَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا [1]

کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید کو امیر المومنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ یزید کو امیر المومنین کہتا ہے پس آپ کے حکم سے اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔

معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المومنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علّامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُوْحٌ فِيْ عَدَالَتِهٖ لَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُّرْوٰى عَنْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُّرْوٰى عَنْهُ [2]

یزید بن معاویہ معیوب النسان ہے اس لائق نہیں کہ اُس سے روایت لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے روایت نہیں لینی چاہیئے۔

یزید کے شیدائیوں کو کچھ شرم چاہیئے کہ ایسے النسان کو رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

[1] تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صہ ۳۶۱

[2] میزان الاعتدال جلد ۴ صہ ۴۴۰

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری سُنّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ص۳۱۳ سے ص۳۷۱ تک تقریباً ۲۲۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَاِنْ قِيْلَ فَهَلْ يَجُوْزُ اَنْ يُقَالَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ لَعَنَهُ اللّٰهُ اَوِ الْاٰمِرُ بِقَتْلِهِ لَعَنَهُ اللّٰهُ؟ قُلْنَا الصَّوَابُ اَنْ يُقَالَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ اِنْ مَاتَ قَبْلَ التَّوْبَةِ لَعَنَهُ اللّٰهُ لِاَنَّهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَمُوْتَ بَعْدَ التَّوْبَةِ [1]

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا اور نہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابو شکور سالمی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشّی [2] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَيْعَةُ الصَّحَابَةِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَتَّفِقْ عَلٰى يَزِيْدَ مِثْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَتَّفِقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ اِمَامًا عَادِلًا فَصَحَّ بِهٰذَا اَنَّ الْحُسَيْنَ لَمْ يَكُنْ بَاغِيًا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْ جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى يَزِيْدَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ كَانَ اِمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی اور دیگر بہت سارے اہل بیعت متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل نہ تھا اور یہ ہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

[1] احیاء العلوم جلد ۳ ص۱۲۲ سطر ۶۔ مطبوعہ مصر [2] یہ بزرگ ہمارے آقا و مولیٰ داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔

لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَجُوْزُ لِاَنَّهُ كَفَرَ بِاللّٰهِ حَيْثُ اَجَازَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ وَرَضِيَ بِذَالِكَ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَنَّ يَزِيْدَ لَمْ يَاْمُرِ الْقَوْمَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ بِطَلَبِ الْبَيْعَةِ اَوْ بِاَخْذِهِ وَحَمْلِهِ اِلَيْهِ فَهُمْ قَتَلُوْهُ بِغَيْرِ اَمْرِهِ وَمَا رَضِيَ بِذَالِكَ وَالْاَصَحُّ اَنْ نَقُوْلَ بِاَنَّ يَزِيْدَ لَوْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ اَوْ رَضِيَ وَاَجَازَا وَجَوَّزَ اللَّعْنَ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ فَاِنَّهُ يَجُوْزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ وَاِلَّا فَلَا وَكَذَالِكَ قَاتِلُهُ لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اِسْتِحْلَالٍ [1]

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لعنت بر یزید جائز ہے کیونکہ وہ منکر خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر ایسا نہیں تو لعنت جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں :

اِتَّفَقُوْا عَلٰى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى مَنْ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور

[1] تمہید ابوشکور ص ۱۷۰

قَتَلَهُ اَوْ اَمَرَ بِهٖ اَوْ اَجَازَهُ اَوْ رَضِيَ بِهٖ۔ وَالْحَقُّ اَنَّ رِضَا يَزِيْدَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاسْتِبْشَارَهُ بِذَالِكَ وَاِهَانَةَ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ كَانَ تَفَاصِيْلُهَا اٰحَادًا فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِيْ شَانِهٖ بَلْ فِيْ اِيْمَانِهٖ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ [1]

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق بات یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنا اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار و ساتھی ہیں۔

شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے ہیں ـــ

قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ اِكْفَارِ يَزِيْدَ فَقِيْلَ نَعَمْ لِمَا وَقَعَ مِنْهُ مِنَ الْاِجْتِرَاءِ عَلَى الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ كَالْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اس کے کفر کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر ایسی بری جرأت کی ہے کہ سیدنا حسین

[1] شرح العقائد ص ۱۳۷

وَمَا جَرٰی مِمَّا یَنْبُوْ عَنْ سِمَاعِہٖ الطَّبْعُ وَیُصَمُّ لِذِکْرِہٖ السَّمْعُ وَقِیْلَ لَا اِذْ لَمْ یَثْبُتْ لَنَا عَنْہُ تِلْکَ الْاَسْبَابُ الْمُوْجِبَةُ لِلْکُفْرِ وَحَقِیْقَةُ الْاَمْرِ اَلطَّرِیْقَةُ اَلثَّابِتَةُ الْقَوِیْمَةُ فِیْ شَانِہٖ اَلتَّوَقُّفُ فِیْہِ وَرَجْعُ الْاَمْرِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ [1]

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی سلیم طبع انسان سن نہیں سکتا اور بعض اُس کے کُفر کے قائل نہیں کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات یہی ہے کہ انسان اس کے بارے میں خاموش رہے اور اُس کا انجام خُدا کے سُپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح شرح العقائد میں فرماتے ہیں:۔

بَعْضُہُمْ اَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَیْہِ مِنْہُمْ اِبْنُ الْجُوْزِی الْمُحَدِّثُ وَصَنَّفَ کِتَابًا سَمَّاہُ اَلرَّدُّ عَلَی الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِیْدِ الْمَانِعِ عَنْ ذَمِّ یَزِیْدَ وَمِنْہُمُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْہُمُ الْقَاضِیْ اَبُوْ یَعْلٰی [2]

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے ذی شان محدث ابن جوزی بھی ہیں انہوں نے اُس کے متعلق کتاب لکھی ہے جس کا نام الروعلی المتعصب العنید عن ذم یزید ہے اور ان ہی

[1] المسامرہ ص۳۱٦ [2] نبراس ص۵۵۳

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں اور قاضی ابو یعلی بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظِ حُدودِ شریعت میں بڑے متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیّدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری المکّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اُخْتُلِفَ فِیْ اِکْفَارِ یَزِیْدَ قِیْلَ نَعَمْ یَعْنِیْ لِمَا وَرَدَ عَنْہُ مَا یَدُلُّ عَلٰی اِکْفَارِہٖ مِنْ تَحْلِیْلِ الْخَمْرِ وَمِنْ تَفَوُّھِہٖ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ اَنِّیْ جَازَیْتُہُمْ لِمَا فَعَلُوْا بِاَشْیَاخِ قُرَیْشٍ وَصَنَادِیْدِہِمْ فِیْ بَدْرٍ [1]

یزید کے کُفر میں اختلاف ہے جو کچھ اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے کُفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے وڈیروں کے ساتھ میدان بدر میں کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں:۔

مَا تَفَرَّدَ بِہٖ بَعْضُ الْجَہَلَةِ مِنْ

بعض جاہل جو یہ لکھتے ہیں کہ امام حسین

[1] شرح الفقہ الاکبر ص۸۳، مطبوعہ مصر)

اَنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ بَاغِيًا فَبَاطِلٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ هَذَيَانَاتِ الْخَوَارِجِ عَنِ الْجَادَّةِ۔ [1]

رضی اللہ عنہ باغی تھے سو یہ بات اہلسنت کے نزدیک بالکل باطل ہے (یعنی یہ کسی اہلِ سنّت کا قول نہیں) یہ صرف خارجیوں کا ہذیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہلِ سنّت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَمِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منوّرہ سے چند لوگ اس کے پاس شام میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

[1] شرح الفقہ الاکبر ص ۸۲، مطبوعہ مصر

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ **حضرت حسین اور اہل بیت** رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہلِ بیت کی اہانت اور ذلت کے واقعات تواتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا از راہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ [1]

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دُنیا اور آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں اور خدا نے ان کے لیے دردناک

[1] سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۷

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بدبخت نے جو کارہائے بد سرانجام دیئے ہیں، امتِ رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہلِ مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقیماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دُنیا سے رُخصت ہو گیا، اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہلِ ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پائمال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دُنیا و آخرت میں اہلِ بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَبِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَهُوَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ [1]

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا نچوڑ ہے۔ یہ مسلک اور مشرب اہل سنت وجماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسلک پر قائم رکھے۔

اُمتِ مُسلمہ میں اختلاف

اُمتِ مُسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافر یا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں، بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسلک اہل سنت وجماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائے زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام "رشید ابن رشید امیر المومنین یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

[1] تکمیل الایمان اردو ص۱۶۱، ۱۶۹۔

ابنِ تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابنِ تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابن تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابنِ تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَاتَکَ الْحَیَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابنِ تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّہٗ جَھَّزَ بِاَحْسَنِ الْجِھَازِ
وَاَرْسَلَھُمْ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ
لٰکِنَّہٗ مَعَ ذٰلِکَ مَا انْتَصَرَ
لِلْحُسَیْنِ وَلَا اَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِہٖ
وَلَا اَخَذَ بِثَارِہٖ [1]

یزید نے حسین رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کو خوب سروسامان دے کر ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابنِ تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

[1] منہاج السنہ صہ ۱۴۹ جلد ۲

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں لیکن قواعد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہٰذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں:۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ عُمَیْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ
اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ
اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا
قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اَنَا فِیْھِمْ قَالَ اَنْتِ فِیْھِمْ ثُمَّ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ
مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ۔

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سُنائی اُم حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ پہلا لشکر میری اُمت کا جو غزوہ بحر لڑے گا ان پر جنت واجب ہے۔ اُم حرام کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت

کا پہلا لشکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے گا وہ بخشے ہوئے ہیں [۱]

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور یزید اس لشکر کا سالار تھا لہٰذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے ہیں تو مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دُنیا اہلِ سنت کے نزدیک یزید قابلِ نفرت انسان ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۲۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل وحقیر انسان ہے جو ذکر کے قابل ہی نہیں۔

[۱] بخاری شریف جلد ا ص۴۰۹

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الا وخص منه البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

لَا یَلْزَمُ مِنْ دَخُوْلِهٖ فِیْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اَنْ لَا یَخْرُجَ بِدَلِیْلٍ خَاصٍ اِذْ لَا یَخْتَلِفُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ مَشْرُوْطٌ بِاَنْ یَکُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتّٰی لَوِ ارْتَدَّ وَاحِدٌ مِّمَّنْ غَزَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ ذَالِكَ الْعُمُوْمِ اِتِّفَاقًا فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مَغْفُوْرٌ لِّمَنْ وُجِدَ شَرْطُ الْمَغْفِرَةِ فِیْهِ مِنْهُمْ [۱]

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل خاص سے اس عموم سے خارج نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ اس بشارت میں داخل نہیں اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

[۱] فتح الباری جز ۱۱ ص۹۲ مطبوعہ نولکشور۔ انڈیا

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ جیشِ قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جو انسان زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے وہ جنتی ہے۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا قادیانی کی اُمت کافر کیوں؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے کا جنتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق جو ہمیں میسر ہوا وہ ہدیۂ ناظرین کر دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ مختصر ان شاء اللہ کافی اور وافی ثابت ہوگا اور اہلِ عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہلِ سنت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلّم شخصیت کا یزید کو رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

ضروری گذارش

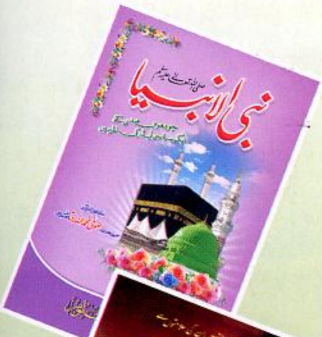
قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پُرکشش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر دردمند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُرزور اپیل ہے کہ خدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور فری اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمایئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جُملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

امام المناظرین مفسرِ قرآن

حضرت علامہ مولانا صُوفی مُحمّد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

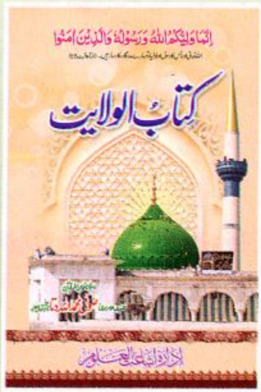
کی قابلِ مُطالعہ کتابیں

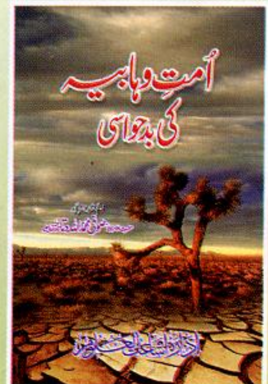


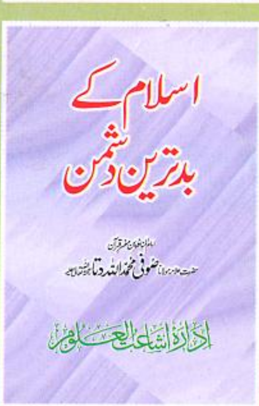


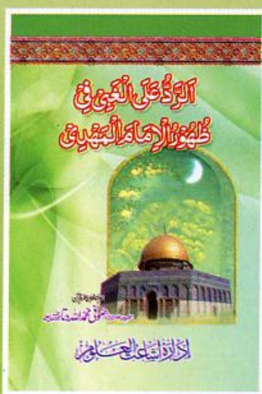












ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور